

## علم حدیث میں جرح و تعدیل

محمد سعد صدیقی

قرآن کریم ، کتب و صحف ربانی کے سلسلۃ الذہب کی آخری کڑی ہے۔ جس کے بعد نزول وحی، بعثت انبیاء اور رسالت رسل کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ کتب و صحف سابقہ کسی مخصوص قوم، محدود وقت اور معین زمانہ کیلئے مختص ہوا کرتی تھیں۔ اسی بناء پر ان میں وہی ہدایات و احکام نازل کئے جاتے تھے جن کی اس زمانہ میں مخاطب قوم کو ضرورت ہوتی تھی۔ قرآن کریم اقوام و امم اور وقت و زمانہ کی قیود سے بالاتر ایک ایسی کتاب ہے کہ جس میں وقت نزول سے تاقیامت آنے والی ہر قوم کیلئے ہدایات موجود ہیں خواہ کسی بھی خطہ ارضی میں آباد ہوں۔ اسی بنا پر قرآن کریم میں احکام ، مسائل اور تعلیمات کے بیان میں جزئیات سے کم اور کلیات و قواعد اساسیہ سے زیادہ بحث کی گئی ہے۔

دوسری جانب قرآن کریم کے نزول نے انسانیت کو ایک گہری اور کھلی گمراہی سے نجات دلائی اور گمراہی کی گھنگھور تاریکیوں اور اتھاہ گھرائیوں سے بچایا۔ ان تاریکیوں کا اصل سبب اور ان کی بنیادی علت یہ تھی کہ انسانیت کے افراد باہم برسرِ بیکار تھے اور ایک دوسرے کی جان و مال اور عزت و آبرو کے دشمن تھے۔ چنانچہ اس گمراہی کو مبدل بہ ہدایت اور اس عداوت کو مبدل بہ محبت کر دیا

گیا اور افراد انسانیت کو اخوت و موانست کی لڑی میں پرو دیا گیا۔  
ارشاد الہی ہے -

، واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم  
فاصبحتم بنعمتہ اخواناً وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم  
منہا ، (۲) -

(اور یاد کرو اس وقت کو جبکہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے،  
پس تمہارے دلوں میں محبت پیدا کی ، اور تم اللہ کی نعمت  
سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر  
تھے ، تم کو اس سے نجات دی ) -

نفرت و عداوت کے بیچ بونے میں غلط خبریں، بہتان و اتہامات  
اور جھوٹی افواہیں بنیادی و اساسی کردار ادا کرتی ہیں۔ چنانچہ اس  
بنیاد و اساس کو ختم کرنے کے لئے ایک اصول بنا دیا گیا کہ جب کوئی  
مخبر خبر لائے تو اس پر یقین و ردعمل سے قبل خبر و مخبر کی  
تحقیقات کی جائیں۔ اور صدق و کذب کے احتمالات و امکانات کو  
مدنظر رکھ کر مخبر کے کردار و عمل اور خبر کے پس منظر کی  
تحقیق و تدقیق کے بعد خبر کی صداقت یا کذب کا حکم لگایا جائے  
اور پھر اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ قرآن حکیم نے تحقیق مخبر  
اور تفتیش خبر کا یہ ایک اصولی حکم دیا۔ اس اصول کی بنیاد پر خبر  
کی نوعیت کے لحاظ سے تحقیق و تدقیق کے مختلف معیارات متعین  
کئے گئے ، اس سلسلہ میں سب سے زیادہ اہمیت اس بات کو دی گئی  
کہ خبر کا منتہی کون ہے اور یہ خبر کس سے منسوب کی جا رہی ہے  
چنانچہ جو خبر اللہ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب  
کی گئی اس کی تحقیق کا معیار سب سے سخت رکھا گیا۔ اخبار نبی  
اور راویان حدیث کے متعلق اس تحقیق و تدقیق سے ،، علم اسماء  
الرجال ،، معرض وجود میں آیا۔ جس میں مختلف رواۃ کے احوال سے

بحث کی جاتی ہے اور اس علم میں رواۃ کے اوصاف اور سیرت و کردار کے بیان کو ”جرح و تعدیل“ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ زیر نظر مقالہ میں علم جرح و تعدیل پر بحث کی جائے گی۔ جس سے یہ بات واضح ہوگی کہ قبول حدیث میں رواۃ کیلئے کس قدر کڑی شرائط اور اعلیٰ معیارات متعین کئے گئے تھے، ان معیارات و شرائط کے ہوتے ہوئے، حدیث کو شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھنا غض بصر کے سوا کچھ نہیں۔

### جرح و تعدیل کا مفہوم (لغوی)

جرح : جیم کے فتح کے ساتھ اس کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے ابن منظور لکھتے ہیں :

اثر فيه السلاح “ (۳)

کسی ہتھیار سے متاثر کرنا (زخمی کرنا)

جراح زخم کو کہا جاتا ہے اور جراحات اس کی جمع ہے۔ لفظ جرح کے عربی زبان میں استعمال کے متعلق ابن منظور کلام عرب کا ایک مقولہ نقل کرتے ہیں۔

”ويقال جرح الحاكم الشاهد اذا عثر منه على ما تسقط به عدالته من كذب وغيره (۴)“

(کہا جاتا ہے کہ حاکم نے گواہ پر جرح کی یعنی جبکہ حاکم کو شاہد کے متعلق کوئی اطلاع ملی ہو تاکہ اس جرح سے اس کی جھوٹ وغیرہ سے براءت ثابت ہو جائے) معلوم ہوا کہ کلام عرب میں تحقیق، تفتیش اور کسی شخص کے احوال کے متعلق دریافت اور جو گواہی یا خبر وہ دے رہا ہے، اس کے متعلق معلومات کا حصول جرح کہلاتا ہے۔

تعدیل :

عدل سے مشتق ہے اور جور (ظلم) کی ضد ہے۔ کسی شے کو اس کے صحیح مقام پر رکھنا اور تعدیل سے مراد کسی کو عادل قرار دینا (۵)۔

### اصطلاحی مفہوم :

کسی روایت کے راوی کو عادل اور قوی قوت حافظہ کا مالک قرار دینا تعدیل اور کسی راوی کی قوت حافظہ یا اس کے کردار پر کسی ایسے ماہر فن کا طعن و اعتراض جو تعصب سے بالاتر رہتا ہو، جرح کہلاتا ہے (۶)۔ رواۃ کے حالات و کوائف پر لکھی جانے والی کتب جن میں بعض راویوں کی تعدیل اور بعض رواۃ پر جرح کی جاتی ہے، کتب جرح و تعدیل کہلاتی ہیں۔ علم حدیث میں جرح و تعدیل کے معیارات پر بحث کرنے سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جرح و تعدیل کی ضرورت، ابتداء اور اس کے تاریخی ارتقاء پر مختصر روشنی ڈالی جائے اس سے اسماء الرجال کے اس شعبہ کی عظمت کا علم ہوگا۔

نواب صدیق حسن خان اس علم کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں :  
 ”ہو علم یبحث فیہ عن جرح الرواة وتعدیلہم بالفاظ مخصوصة  
 وعن مراتب تلك الالفاظ“ (۷)۔

(علم جرح و تعدیل وہ علم ہے کہ جس میں راویوں کی جرح اور ان کی تعدیل پر مخصوص الفاظ (اصطلاحات) کے ساتھ بحث کی جائے اور الفاظ کے اس فرق کی بنیاد پر مراتب مرتب کئے جائیں)۔

یعنی جرح و تعدیل کی چند مخصوص اصطلاحات وضع کر لی جائیں اور ان متعین اصطلاحات کو فرق مراتب کیلئے استعمال کیا جائے۔

ضرورت :

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کو امت کیلئے ایک احسن نمونہ اور واجب التقلید طریقہ زندگی بتایا ہے۔ اور آپ کی اطاعت و فرمانبرداری کو نہ صرف واجب

قرار دیا بلکہ اپنی اطاعت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں  
مضر قرار دیا۔ ارشاد الہی -

„لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ“ (۸) .

(بلاشبہ رسول خدا کی زندگی میں تمہارے لئے ایک بہترین

نمونہ ہے)

اسی طرح فرمایا :

„ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ“ (۹)

(جس نے رسول کریم کی اطاعت کر لی ، بلاشبہ اس نے اللہ

کی اطاعت کر لی )

کیونکہ نبی کا ہر قول و عمل بفحوائے ارشاد ربانی :

„وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی“ (۱۰)

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے

بلکہ وہ تو صرف اور صرف وحی ہوتی ہے جو آپ پر نازل کی جاتی ہے)۔

اللہ ہی کا قول اور اس کی مرضی و منشاء کا پیکر و نمونہ ہوتا

ہے۔ صحابہ کرام پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح و عیاں تھی

اور کسی صحابی رسول کو اس سے سرمو انکار و انحراف نہ تھا۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال کے مطالعہ و

مذاکرہ میں صحابہ کرام عموماً اور اصحاب صفہ خصوصاً ہمہ وقت

مشغول و منہمک رہتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے

بعد سنت نبوی کا یہ علم صحابہ کرام نے تابعین کی جانب منتقل کرنا

شروع کیا۔

صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ افراد

اور درسگاہ نبوت کے تلمیذ تھے۔ عرب عموماً اور قریش خصوصاً

جھوٹ کو بہت برا خیال کرتے تھے۔ سیرت نبوی کے مکی دور میں

قریش کے مظالم اور مسلمانوں پر کئے جانے والے جبر و تشدد کی ایسی

داستانیں موجود ہیں کہ جن کو پڑھ کر آج بھی انسان اس وقت کے مسلمانوں کیلئے ستائش و آفرین کے کلمات ادا کرتے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مظالم اور جبر و تشدد کی اس پوری تاریخ میں یہ بات ثابت نہیں کہ قریش مکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا مسلمانوں پر کوئی جھوٹا الزام، اتہام یا بہتان لگایا ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی جھوٹ منسوب کیا ہو۔ اپنے اوپر جھوٹ کے الزام کو وہ اپنے لئے عار خیال کیا کرتے تھے۔ اس کی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جن میں سے ایک سب سے نمایاں مقام رکھتی ہے۔

سنہ ۶ ہ / سنہ ۶۲۷ء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف بادشاہوں کے نام اپنے مکاتیب میں، دعوت اسلام دی تھی، مختلف ملوک اور بادشاہوں نے ان خطوط پر مختلف تاثرات کا اظہار کیا تھا۔ جن کو کتب سیرت و تاریخ میں نقل کیا گیا ہے۔ ہرقل شاہ روم کے پاس بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک پہنچا تو اس نے ابوسفیان کو جو اپنی تجارت کے سلسلہ میں وہاں گئے ہوئے تھے، دربار میں طلب کیا اور نبی کریم کے بارہ میں کچھ سوالات کیئے۔ ابوسفیان اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے، ہرقل نے ابوسفیان کے ساتھیوں کو ان کے پیچھے بٹھایا اور کہا کہ میں ابوسفیان سے نبی کریم کے متعلق کچھ سوالات کروں گا، اگر یہ جھوٹ بولے تو اس کی تردید کرنا، ابوسفیان کہتے ہیں :

”لولا الحياء من ان ياثروا على كذبا لكذبت عنه“ (۱۱)

(اگر مجھے یہ حیا نہ ہوتی کہ یہ لوگ مجھ پر جھوٹے ہونے

کا الزام لگائیں گے تو میں نبی کریم کے متعلق جھوٹ بولتا )۔

معلوم ہوا کہ ابوسفیان کو جھوٹ بولنے سے یہ حیا مانع رہی کہ ان پر جھوٹے ہونے کا الزام عائد کر دیا جائے گا۔

عرب و قریش سے تعلق رکھنے والی اس قوم کے افراد جب حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور قرآنی تعلیمات ، نبی کریم کے ارشادات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے جب صدق و صفاء کی تعلیم اور جھوٹ سے بچنے کی نصیحت حاصل کی تو یہ عادت مزید پختہ ہو گئی اور اس قوم نے جھوٹ سے قطعاً کنارہ کشی اختیار کر لی ۔ مزید یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپ کا جو تقدس صحابہ کے قلوب میں ایک دریا کی طرح موجزن تھا ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی جھوٹ کے منسوب کرنے میں مانع تھا ، علاوہ ازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ منسوب کرنے پر نار جنہم کی وعید ، من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعده من النار (۱۲) کی بنا پر نبی کریم سے جھوٹ منسوب کرنا صحابہ کرام کے تصورات سے کہیں بعید تھا ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حسن تربیت، آپ کی صحابیت کی فضیلت اور سیرت و کردار کی اس عظمت کی بنا پر قرآن کریم نے صحابہ کرام کیلئے اپنی رضا و خوشنودی کا اعلان اور ان کی توثیق و تعدیل کی ۔

ارشاد ہوا :

”وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ وَالَّذِينَ تَبِعُوا بَآحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ“ (۱۳) ۔

(مہاجرین و انصار میں سے جو سابقین اولین ہیں اور جو نیکی کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والے ہیں، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے )

”وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ“ (۱۳)

(اور جو اعلیٰ درجہ سے ہیں وہ تو اعلیٰ درجہ کے ہی ہیں اور

وہ (اللہ سے) قرب رکھنے والے ہیں، اور یہ (مقرب لوگ) آرام کے  
باغوں میں ہوں گے )

سابقین اولین کی اس فضیلت و منقبت کو بیان کرنے کے بعد  
صحابہ کی ایک ایسی جماعت سے بھی رضا کا اعلان کیا گیا جس  
میں سابقین کے ساتھ متاخرین بھی تھے -

”لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة“ (۱۵)

(بیشک خدا راضی ہو گیا ان مؤمنین سے جنہوں نے آپ کے  
ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کی ) -

آیات کے علاوہ متعدد احادیث میں صحابہ کرام کی عدالت و  
ثقاہت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔ لہذا کوئی  
صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول و فعل کسی  
دوسرے صحابی سے نقل کرتا تھا تو جرح و تعدیل یا توثیق و تحقیق  
کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی (۱۶) -

علم الجرح و التعدیل کا تاریخی ارتقاء :

تحقیق و تفتیش یا جرح و تعدیل کا ثبوت قرآن کریم کی آیات  
اور نبی کریم کے اقوال افعال و اعمال کے علاوہ صحابہ کرام کی سنن  
سے بھی اخذ کیا جا سکتا ہے لیکن جرح و تعدیل کا یہ باب عموماً  
کسی فتنہ ، جھگڑے یا اختلاف کی صورت میں مدعی یا شاہد کیلئے  
تھا - چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر عہد صدیقی میں  
بھی قضایا اور فیصلے پوری جرح و تعدیل ، فریقین کے بیانات اور  
گواہوں کی گواہی اور ان پر جرح کے بعد کئے جاتے تھے -

حضرت عمر فاروق کے دور حکومت میں ۲۱ ھ / سنہ ۶۳۱ء میں  
نہاوند فتح ہوا اور اس فتح کے ساتھ ہی بقول طبری فاروق اعظم  
نے لشکر اسلامی کو عجم میں گھسنے کا حکم دیا - علامہ طبری نے  
شعیب عن سیف عن محمد طلحہ ، مہلب ، عمرو اور سعید کی سند

سے یہ روایت نقل کی ہے :

،،لما رای عمر ان یزد جرد یبعث علیہ فی کل عام حرباً و قیل لہ  
لا یزال هذا الداب حتی یخرج من مملکتہ اذن للناس فی  
الاسیاح فی الارض العجم حتی یغلبوا یزد جرد «(۶۷) -

(جب حضرت عمر نے یہ دیکھا کہ یزد گرد ہر سال اپنی قوم  
کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر آمادہ کرتا ہے اور آپ کو بتایا  
گیا کہ یزد گرد یہی طریقہ اختیار کیئے رکھے گا - جب تک کہ  
اسے اس سرزمین سے نکال نہ دیا جائے - چنانچہ عمر نے افواج  
اسلامی کو عجم کی سرزمین میں گھسنے کی اجازت دے دی  
یہاں تک کہ وہ یزد گرد پر غلبہ حاصل کر لیں ) -

حضرت عمر فاروق کے دور حکومت میں مملکت اسلامیہ کی  
سرحدیں شمال میں افریقہ تک جنوب میں کرمان تک، مشرق میں  
آرمینہ تک اور مغرب میں عدن تک پھیل چکی تھی - عجم کی  
فتوحات کا یہ سلسلہ جو فاروق اعظم کے دور میں شروع ہوا تھا ،  
۹۳ھ/ ۵۰ء میں حضرت علی کی شہادت کے بعد محمد بن قاسم کے  
ہاتھوں سندھ کی فتح سے مکمل ہوا (۱۸) - فتح سندھ کے بعد اہل  
عرب کی سندھ آمد و رفت اور اہل سندھ کی عرب آمد و رفت  
کثرت سے ہونے لگی - اہل عجم عموماً اور اہل سندھ خصوصاً  
حصول علم کیلئے حجاز و بغداد کے اسفار کرنے لگے - ان اسفار علمیہ  
کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ اہل علم کی صف میں عرب کے علاوہ  
معاجم بھی داخل ہونے لگے بلکہ بقول ابن خلدون غلبہ و اکثریت  
حاصل کرنے لگے - ابن خلدون اپنا تجزیہ ان الفاظ میں پیش کرتے  
ہیں :

،،من الغریب الواقع ان حملة العلم فی الملة الاسلامیة اکثرهم  
العجم لا من العلوم الشرعیة ولا من العلوم العقلیة الا فی القلیل

النادر و ان كان منهم العربی فی نسبتہ فهو عجمی فی لغتہ «(۱۹)۔

(عجائبات عالم میں سے یہ چیز ہے کہ ملت اسلامیہ میں علوم کے ماہرین میں سے اکثر عجمی ہیں۔ خواہ وہ علوم شرعیہ ہوں یا علوم عقلیہ، سوائے چند نادر لوگوں کے اور ان میں بھی جو لوگ نسب کے اعتبار سے عرب ہیں، اپنی زبان کے اعتبار سے عجمی ہیں)۔

سلطنت اسلامیہ کی اس وسعت اور علم کی اس وسیع تر اشاعت کے پیش نظر اس امر کی ضرورت پیدا ہو گئی تھی کہ روایت حدیث کے سلسلہ میں راویان کی تحقیق، تدقیق اور تفتیش کی جائے اور اس کے مطابق اس روایت پر حکم لگایا جائے۔ کیونکہ مختلف رنگ و نسل اور قبائل و ممالک کے لوگ جو اسلام سے قبل مختلف نظریات و عقائد کے حامل تھے، اس بات کے خواہاں تھے کہ اپنے سابق عقیدہ، نظریہ یا عمل کے مشابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول یا عمل ثابت ہو جائے تاکہ اس نظریہ کو قانونی توثیق حاصل ہو جائے۔ اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے دوسری صدی ہجری کے وسط میں تابعین کے زمانہ میں علماء جرح و تعدیل نے رواۃ پر تنقید و تحقیق کا سلسلہ شروع کیا۔ دوسری صدی ہجری کے نصف اول میں یحییٰ بن سعید بن فروح القطان م ۱۳۵ ھ/ ۶۲۰ء (۲۰) هشام بن حسان، ابو عبد اللہ القردوسی بصری م ۱۳۸ ھ (۲۱)، معمر بن راشد م ۱۵۲ ھ/ ۶۹۰ء (۲۲) نے اس علم کی بنیاد رکھی (۲۳) اور دوسری صدی ہجری کے اول نصف میں قائم شدہ اس بنیاد پر اس صدی کے نصف آخر میں جن علماء اجلاء اور ائمہ رجال نے تحقیقات کے دروازے کھولے ان میں شعبہ بن حجاج م ۱۰۰ ھ/ سنہ ۱۸۰ء (۲۴)، ابوخیثمہ زہر بن معاویہ م ۱۰۰ ھ/ سنہ ۹۳۰ء (۲۵)، مالک بن انس بن مالک م ۱۰۹ ھ/ ۹۵۰ء (۲۶)، عبد اللہ بن مبارک جو ابن مبارک کے نام سے معروف ہیں م ۱۸۱ ھ/

۹۷۷ھ حثیم بن بشیر سلمیٰ م ۱۸۳ھ/ ۹۹۷ھ (۲۸)، اور سفیان عیینہ م ۱۹۸ھ/ ۸۱۳ھ (۲۹)، کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں (۳۰)۔

پہلی صدی ہجری کے اواخر، ۹۹ھ/ ۷۱۷ھ میں عمر بن عبدالعزیز نے علماء عرب کو عموماً اور والی مدینہ ابوبکر بن حزم کو خصوصاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث جمع کرنے کا حکم دیا تھا، پہلی صدی کے اواخر میں شروع ہونے والی یہ تدوین حدیث تیسری صدی کے وسط میں اپنی انتہاؤں کو پہنچی۔ اسی صدی میں جرح و تعدیل اور اسماء الرجال پر کتب کی تالیفات کا دور شروع ہوا۔ تالیفات کتب میں ائمہ جرح و تعدیل نے دو اسالیب اختیار کئے۔

۱۔ جرح و تعدیل پر مستقل کتب

۲۔ مجموعہائے حدیث کے حواشی میں رواۃ پر جرح و تعدیل۔

ان دو اسالیب کے تحت جرح و تعدیل کے سلسلہ میں اس صدی میں حسب ذیل تحقیقات سامنے آئیں۔ ان مؤلفات میں بعض صرف ثقہ رواۃ کے ذکر پر، بعض صرف ضعفاء کے بیان اور جبکہ بعض ثقاہت و ضعف سے قطع نظر راوی پر جرح و تعدیل میں مرتب کی گئی ہیں۔

مجمد بن سعد۔ ابو عبد اللہ محمد بن سعد بصری ۱۶۸ھ/ سنہ ۸۴۳ھ میں پیدا ہوئے آپ نے ہشام، سفیان ثوری، ابن عیینہ، ابن علیہ، ولید بن مسلم جیسے کبار محدثین سے استفادہ کیا۔ ابن سعد کو تمام اساطین رجال اور ائمہ حدیث نے ثقہ، حجت، ثبت و صدوق تسلیم کیا ہے۔ ابن ابی الدنیا جیسا مفکر و ادیب بھی ابن سعد کے درس میں بیٹھا کرتا تھا۔ ان کی مرتب کردہ کتاب الطبقات الکبریٰ یا الطبقات الکبیر کو سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اخبار صحابہ و تابعین میں بنیادی و اساسی اہمیت حاصل ہے (۳۱)۔

یحییٰ بن معین :

جرح و تعدیل کے امام شمار ہوتے ہیں۔ عبدالسلام بن حرب، عبد اللہ بن مبارک، حفص بن غیاث، عبدالرزاق، ابن عیینہ اور وکیع

جیسے کبار محدثین سے روایت نقل کرتے ہیں - امام بخاری ، مسلم اور امام احمد بن حنبل کے استاد ہیں - امام صالح بن محمد فرماتے ہیں کہ :-

” میں نے علل حدیث میں علی بن مدینی سے ، فقہ میں احمد بن حنبل سے اور تصحیف مشائخ یا رجال ولکنی میں یحییٰ بن معین سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا “ (۳۲) -

مدینہ منورہ میں ۲۳۳ھ / ۸۴۷ء کو آپ کی وفات ہوئی (۳۳) - ابن ندیم کے مطابق آپ کی بہت سی کتب ہیں - جن میں کتاب التاریخ امتیازی مقام رکھتی ہے (۳۴) -

علی بن عبد اللہ بن جعفر بن المدینی :

آپ ابن المدینی کے نام سے پہچانے جاتے ہیں - حافظ العصر شمار کئے جاتے ہیں - علل الحدیث اور رجال میں خصوصی مہارت رکھتے تھے - احمد بن ابی خیشمہ نے آپ پر تشیع کا الزام لگایا ہے لیکن بقول امام بخاری آپ نے تشیع سے توبہ کر لی تھی (۳۵) - حافظ ذہبی فرماتے ہیں :

”و اما علی ابن المدینی فالیه المنتهی فی معرفۃ علل الحدیث النبوی مع کمال المعرفت بنقد الرجال وسعة الحفظ وتبحر فی هذا الشأن “ (۳۶) .

(اور علی بن المدینی ، آپ علل حدیث نبوی میں مہارت کی انتہاؤں پر فائز ہیں - نقد رجال میں کمال معرفت ، وسیع حافظہ اور تبحر علمی رکھتے ہیں ) -

امام بخاری کے مطابق آپ کی وفات سامرا میں ذیقعدہ ۲۳۳ھ / ۸۴۸ء میں ہوئی (۳۷) - علم جرح و تعدیل میں آپ نے حسب ذیل کتب تالیف فرمائیں :

کتاب المسند بعلمه، کتاب المدلسین، کتاب الضعفی، کتاب الاسماء والکنی، (۳۸) -

محمد بن اسماعیل بخاری :

علم حدیث میں امام بخاری جس مقام پر فائز ہیں، وہ محتاج وضاحت و تعارف نہیں۔ امام بخاری متن حدیث کے ساتھ اسناد کے بھی ماہر تھے۔ سمرقند کی جامع مسجد میں چار سو علماء نے اسانید اور متون کو مخلوط کر کے امام بخاری کا امتحان لیا، امام نے ان تمام اسانید اور متون کو علیحدہ علیحدہ کر دیا۔ امام بخاری علاقائی اسناد میں کہ یہ سند عراقی ہے اور یہ شامی خاص مہارت رکھتے تھے آپ کی وفات ۲۵۶ھ میں ہوئی (۳۹)۔ آپ نے التاریخ الکبیر کے نام سے ایک کتاب مرتب کی جس میں ۱۳۱۵ راویوں کے احوال لکھے ہیں۔ اور ان کی سندوں پر بحث کے علاوہ ان سے منقول روایات کو بھی نقل کیا ہے۔ التاریخ الکبیر کے علاوہ آپ نے التاریخ الصغیر، التاریخ الاوسط، کتاب الاسماء والکنی اور کتاب الضعفی مرتب کی (۴۰)۔

قبول حدیث میں راوی کی جرح و تعدیل کا یہ معیار ہے کہ آپ کی مرتب کردہ کتاب الجامع الصحیح کتاب اللہ کے بعد دنیا کی صحیح ترین کتاب مانی جاتی ہے۔

مسلم بن حجاج القشیری :

امام مسلم بن حجاج القشیری علم حدیث میں امام بخاری کے بعد سب سے بڑا درجہ رکھتے ہیں۔ ابوزرعہ رازی اور ابو حاتم رازی نے آپ کی اس جلالت شان کو تسلیم کیا ہے۔ امام مسلم رواۃ کی جرح و تعدیل اور ان کی تحقیق و توثیق کا عظیم ملکہ اپنے اندر رکھتے تھے۔ آپ کی وفات ۲۶۱ھ / ۸۴۳ء میں ہوئی۔

کتاب المسند الکبیر علی الرجال، کتاب الاسماء والکنی، کتاب الطبقات (تابعین) فن رجال میں آپ کی گراں قدر مؤلفات ہیں،

علاوہ ازیں آپ نے مقدمہ صحیح مسلم میں علوم حدیث پر سیر حاصل بحث کی ہے اور حواشی مسلم میں رواۃ پر جرح و تعدیل بھی کی ہے (۳۱)۔ تیسری صدی کے وسط تک علم جرح و تعدیل کی بنیادیں پختہ ہو چکی تھیں اور ابو حاتم اور ابن الملقن کا دور تھا۔ جنہوں نے اس علم و فن میں تنوع اختیار کیا۔ چنانچہ اس دور میں احوال اسناد، رجال، تاریخ، طبقات، وفیات پر کتب کی تصنیف کے علاوہ مدلس و کذاب کی حدیث کا درجہ، الفاظ و جرح و تعدیل اور ان الفاظ کے ذریعہ محدثین و رواۃ کے درجات متعین کیے گئے۔

چوتھی صدی ہجری کی ابتداء میں ابو محمد عبدالرحمن بن ابی حاتم ۳۲۷ھ/۹۳۸ء اس فن کے حافظ، شیخ وقت تسلیم کئے گئے۔ آپ نے ابو زرہ رازی، محمد بن مسلم، امام مسلم جیسے کبار محدثین سے کسب فیض کیا۔ جرح و تعدیل میں آپ کو خصوصی ملکہ حاصل تھا۔ ابن ابی حاتم کی کتاب الجرح والتعدیل کو اس فن میں خصوصی و امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ ایک جلد پر مشتمل اس کتاب کا مقدمہ ہے جو احکام جرح و تعدیل، قوانین روایت اور جرح و تعدیل کرنے والوں کی شرائط پر مشتمل ہے۔ چوتھی صدی ہجری میں ہی عبدالرحمن بن خلاد رامہر مزنی م ۳۶۰ھ نے „المحدث الفاصل بین الراوی والواعی“ کے نام سے کتاب تالیف کی۔ جس میں علوم و اصول حدیث اور جرح و تعدیل کی متعدد انواع کو جمع کیا۔ اسی صدی میں ابو احمد عبد اللہ بن عد جرجانی م ۳۶۵ھ/۹۷۰ء نے جو ابن عدی کے نام سے معروف ہیں „الکامل فی ضعفاء الرجال“ مرتب کی۔ ابن عدی نے اس کتاب کو دو حصص میں منقسم کیا ہے۔ حصہ اول مقدمہ پر مشتمل ہے جس میں ان ماہرین تنقید کے اسماء گرامی ذکر کئے گئے ہیں جن کی رائے جرح و تعدیل میں سند کا درجہ رکھتی ہے۔

دوسرے حصہ میں ان تمام رواۃ کو جمع کیا گیا ہے جن کو ائمہ جرح و تعدیل میں سے کسی کی طرف سے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اس کتاب کو دار الفکر بیروت نے سلطان احمد الثالث - استنبول کے ، مکتبہ ظاہریہ دمشق اور استنبول ہی کے ایک اور مکتبہ میں موجود مخطوطات کی مدد سے آٹھ جلدوں پر شائع کیا ہے۔

ابن عدی نے اس کتاب میں یہ اہتمام نہیں کیا کہ صرف ان رواۃ کا ذکر کیا جاتا جن کو اجلاء محدثین ، اسماء الرجال اور اساتذہ جرح و تعدیل ضعیف قرار دیتے بلکہ ہر ایسے راوی کو ضعیفاء میں شمار کر لیا جن کے متعلق کوئی ایک روایت کسی ضعیف یا مجہول راوی کی طرف سے کذب کی ملی یا کسی خاص واقعہ میں راوی نے لاعلمی کی وجہ سے کوئی غلط بات کہی اور اس پر جھوٹ کا الزام لگایا گیا جو ایک اتفاقی امر تھا۔ اس اصول کی بنا پر عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب ، عبد اللہ بن عباس ، عبد اللہ بن سلام ، عبادہ بن صامت ، انس بن مالک، اور حضرت عائشہ ام المؤمنین (رضی اللہ عنہم اجمعین) جیسے کبار صحابہ ، سعید بن المسیب، عروہ بن زبیر بن العوام ، عطاء بن ابی رباح، حماد بن ابی سلیمان ، محمد بن مسلم زہری، جیسے کبار تابعین جن پر علم حدیث کا دارومدار ہے کو ضعیفاء اور کذاب میں شمار کیا ہے (۳۲)۔ راوی پر جرح اس شخص کی معتبر ہوتی ہے جو جرح و تعدیل میں مہارت رکھتا ہو ، رواۃ کے حالات پر دسترس اور راوی کی شرائط سے بخوبی واقف ہو۔

پانچویں صدی ہجری کے وسط میں خطیب بغدادی اس علم میں اہم خدمات سر انجام دیتے ہیں چنانچہ ایک جانب وہ رجال بغداد پر ایک مبسوط کتاب ،، تاریخ بغداد،، تالیف کرتے ہیں تو دوسری جانب روایت حدیث پر ،، الکفایہ فی علم الروایۃ ،، تالیف کرتے ہیں۔ جو راوی کی شرائط اور علم جرح و تعدیل میں ایک سند کا درجہ رکھتی

ہے۔ اس کتاب کو دائرہ معارف عثمانیہ حیدر آباد دکن نے ۱۳۵۷ھ میں طبع کرایا۔ کتاب میں اصول جرح و تعدیل، تصحیح و تعلیل اور الفاظ جرح و تعدیل پر مرتب ہونے والے درجات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ وسط پانچویں صدی کا یہ عرصہ جہاں جرح و تعدیل میں عروج و ترقی کا ہے وہاں کچھ ایسے مؤلفین بھی ہوئے جو عقائد و نظریات کے لحاظ سے ایسے طبقات سے منسلک تھے، جو صحابہ کرام کے سب و شتم اور ان کی شان میں گستاخیوں کا ارتکاب کیا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں موضوع روایات کا ایک مجموعہ تیار ہو چکا تھا، اگرچہ ائمہ جرح و تعدیل نے جانچ پڑتال کے بعد ان احادیث کو بے بنیاد اور موضوع قرار دیا تھا لیکن اسکے باوجود بعض مؤلفین نے ان روایات پر مدار کر کے صحابہ کرام کو طعنہ زنی کا نشانہ بنایا۔ اس سلسلہ میں ابن عبدالبر نے اپنی کتاب „الاستیعاب فی معرفة الاصحاب“ میں ایسی روایات کو استیعاب سے جمع کیا ہے جن میں ایک صحابی کی طرف دوسرے صحابی کیلئے کوئی جرح و طعن منسوب ہو، روایت کی ثقاہت، راوی عدالت اور واقعہ کی درایت سے صرف نظر کرتے ہوئے ابن عبدالبر نے ایسی روایات جمع کیں جو قاری میں صحابہ کی عظمت کو گرانے والی ہیں۔

علم جرح و تعدیل اپنے علو و ارتقاء کی منازل طے کرتا ہوا آٹھویں صدی میں داخل ہوتا ہے۔ اس صدی میں ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی م ۴۸۰ھ / ۱۳۴۰ء نے جو امام ذہبی کے نام سے معروف ہیں، جرح و تعدیل میں سند کی حیثیت رکھتے ہیں۔ امام ذہبی نے احمد بن حنبلہ، ابن عساکر، ابن دقین العید اور یوسف بن احمد قمولی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ آپ تقریباً ۶۵ کتب کے مؤلف ہیں۔ اسماء الرجال میں آپ کے حسب ذیل کارنامے ایک امتیازی مقام رکھتے ہیں۔

- ۱۔ النبلاء فی شیوخ السنة
  - ۲۔ طبقات الحفاظ
  - ۳۔ طبقات مشاہیر القراء
  - ۴۔ سیر النبلا
  - ۵۔ التحرير فی اسماء الصحابه
  - ۶۔ مشتبہ النسبة
  - ۷۔ المقتنی فی المغنی فی الضعفاء
  - ۸۔ تذکرۃ الحفاظ۔ صحاح ستہ کے رواۃ کے تذکرہ پر مشتمل
  - ۹۔ میزان الاعتدال۔ یہ کتاب دراصل ضعفاء پر مشتمل ہے لیکن اس میں ثقہ رواۃ کے تذکرے بھی بکثرت ملتے ہیں۔ رجال ونساء ، اور کئی و انساب کو علیحدہ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے (۳۳)۔
- نویں صدی ہی میں احمد بن علی بن حجر عسقلانی م ۸۵۲ھ جو ابن حجر عسقلانی کے نام سے اہل علم میں پہچانے جاتے ہیں ، کے کارنامے ،، تہذیب التہذیب ، الاصابہ فی تمییز الصحابہ ، تقریب التہذیب اور لسان المیزان کے نام سے سامنے آئے۔ ان مؤلفات نے علم جرح و تعدیل کو اپنے عروج کی انتہاؤں پر پہنچا دیا۔
- دسویں صدی میں اس فن کی خدمت کے حوالہ سے جو نام سب سے زیادہ امتیازی شان و مقام رکھتا ہے وہ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی م ۹۱۱ھ/ ۱۵۰۵ء کا ہے جنہوں نے علم اصول حدیث اور قواعد جرح و تعدیل پر تدریب الراوی تالیف کر کے دنیائے علم کی ایک لازوال خدمت کی ہے۔ علامہ سیوطی کی اس کتاب کو دار احیاء السنۃ النبویہ، بیروت نے ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء میں جامعہ ازہر کے استاد عبدالوہاب عبداللطیف کی تدوین و تعلیق کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت میں مکتبہ ازہر ، دار الکتب قاہرہ کے مخطوط نسخوں کے علاوہ دیگر کئی نسخوں سے مدد لی گئی ہے۔ (۳۳)۔

علم جرح و تعدیل اور فن اسماء الرجال میں یہ تالیفات ، بنیادی، اساسی اور اولین مصدر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ بعد کے زمانوں میں اور موجودہ دور میں بھی اس علم کی خدمات سر انجام دی جا رہی ہیں جن کا تعارف طوالت کا موجب ہوگا۔ جرح و تعدیل کی ان اساسی و بنیادی کتب میں جرح و تعدیل کے کیا معیارات رکھے گئے ہیں ؟ ان معیارات کیلئے جو اصطلاحات وضع کی گئی ہیں ان پر بحث سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جارح و معدل (جرح و تعدیل کرنے والے) کی شرائط پر کلام کیا جائے تاکہ اس معیار کا ادراک کیا جا سکے جس پر جارح یا معدل کو فائز ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جس طرح قبول روایت کیلئے راوی میں کچھ اوصاف و شرائط کا پایا جانا ضروری ہے اسی طرح راوی پر جرح و تعدیل کرنے والے میں کچھ اوصاف و شرائط کی پابندی ضروری ہے۔

شرائط جارح و معدل :

خلافت راشدہ کے آخری دور میں مسلمانوں میں اختلافات رونما ہو گئے ، اور اس سبب سے مختلف طبقات کے لوگوں نے اپنے حق میں اور مخالفین کی مخالفت ، میں روایات بیان کرنا شروع کر دیں : چنانچہ اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ہر شخص کی جرح و تعدیل نہ قبول کی جائے بلکہ جارح و معدل کو کچھ شرائط کا پابند کر دیا جائے تاکہ اس طرح رواۃ بلا سبب مجروح نہ ہوں اور محض طبقاتی وابستگی کی بناء پر ان کی تعدیل نہ ہو۔ عبدالحئی لکھنوی فرماتے ہیں :

”يجب عليك ان لاتبادر الى الحكم بجرح الراوى بوجود حكمه من بعض اهل الجرح والتعديل بل يلزم عليك ان تنقح الامر فيه . فان الامر ذو خطر وتهويل . ولا يحل لك ان تاخذ بقول كل جارح فى اى راو كان “ (۳۵)۔

(تیرے اوپر واجب ہے کہ اہل جرح و تعدیل میں کسی کی جرح پر کسی راوی کو مجروح کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لے بلکہ تجھ پر لازم ہے کہ تو اس معاملہ کی تحقیق کرے اس لئے کہ جرح و تعدیل ایک نازک اور مشکل معاملہ ہے، اور تیرے لئے جائز نہیں کہ کسی راوی پر ہر جرح کرنے والے کی جرح کو قبول کرے) -

اس سے معلوم ہوا کہ جب تک جرح و تعدیل کرنے والا ضروری شرائط کو پورا نہ کرتا ہو، اس وقت تک کسی راوی پر اس کی جرح قابل قبول نہیں۔ وہ شرائط حسب ذیل ہیں -

۱۔ علم و تقویٰ : جرح و تعدیل کرنے والوں میں سب سے پہلی اور بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ ذی علم، متقی، صاحب ورع، اہل صدق میں سے ہو، کیونکہ کسی پر جرح و تعدیل کرنا ایک فیصلہ شرعی ہے اور فیصلہ شرعی کا حقدار صرف ایسا ہی شخص ہو سکتا ہے جو علم و دانش رکھتا ہو، زہد و تقویٰ کی صفت سے متصف اور صدق کا عادی ہو (۳۶) -

۲۔ اسباب جرح و تعدیل کا عالم : جارج و معدل کی دوسری شرط یہ ہے کہ وہ ان اسباب و عوامل کا بخوبی علم رکھتا ہو، جن کی بناء پر کسی راوی کو مجروح یا ثقہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔ بقول ابن حجر :

”وتقبل التزکیہ من عارف اسبابہا لامن غیر عارف لثلا یزکی

بمجرد ما یظهر له ابتداءً من غیر ممارستہ واختیار“ (۳۸) -

(اور تزکیہ صرف اس شخص کا قبول کیا جائے گا جو اسباب تزکیہ کی معرفت رکھتا ہو تاکہ کوئی شخص ابتداء میں محض ظاہری احوال کو دیکھ کر بغیر امتحان و آزمائش کسی کو مزکی قرار نہ دے) -

۳- تصرفات کلام کا ماہر: حدیث کے راوی پر جرح کرنے والے یا اسے عادل ثابت کرنے والے کے اندر یہ وصف بھی پایا جانا ضروری ہے کہ وہ کلام عرب کے تصرفات، اشتقاقات اور ابواب کی تبدیلی سے معافی کی تبدیلی پر پورا عبور رکھتا ہو۔ کسی بھی لفظ کو اس کے حقیقی معنی میں بھی استعمال کرتا ہو اور کسی ایسے لفظ سے جرح نہ کرتا ہو جو صراحة کسی عیب کو بیان کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو (۳۹)۔

۴- تعصب سے پاک ہو: جارج یا معدل ہر قسم کی خاندانی، قبائلی یا علاقائی عصبیت سے پاک ہو اور جرح و تعدیل میں کسی قسم کے تعصب سے متاثر نہ ہوتا ہو (۵۰)۔

۵- متشدد نہ ہو: کسی ایسے جارج کی جرح بھی قابل اعتبار نہ ہوگی جو جرح کرنے میں تشدد کا مظاہرہ کرتا ہو اور کسی ادنیٰ وجہ جرح کی بناء پر بھی راوی کو مجروح قرار دیتا ہو۔ ابو حاتم نسائی، ابن معین، ابوالحسن بن القطان، یحییٰ بن سعید القطان اور ابن حبان جرح میں تشدد سے کام لیتے ہیں۔ البتہ کسی راوی کیلئے ان کی تعدیل دیگر ائمہ جرح و تعدیل کے مقابلہ میں زیادہ قابل قبول اور راوی کو زیادہ ثقہ بنانے والی ہوتی ہے (۵۱)۔

۶- مجروح نہ ہو: کسی راوی پر جرح کرنے والا اگر ائمہ رجال کے نزدیک خود مجروح ہے تو اس کی جرح معتبر نہیں (۵۲)۔

### آداب جرح و تعدیل

راوی پر جرح و تعدیل کے سلسلہ میں جارج و معدل مذکورہ شرائط کو پورا کرنے کے علاوہ جارحین و معدلین کیلئے جرح و تعدیل کے کچھ آداب و طرق بھی متعین کئے گئے ہیں۔ شرائط کی تکمیل کے بعد ان آداب کا پورا کرنا بھی جرح و تعدیل کو معتبر بنانے کے لئے ضروری ہے۔

۱- تفسیر جرح کا بیان : کسی راوی پر جرح کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جارج وجہ جرح کی تفصیل کا ذکر بھی کرے۔ مبہم جرح ائمہ جرح و تعدیل کے ہاں قابل قبول نہیں کیونکہ اسباب جرح تعداد میں محدود و قلیل ہونے کے علاوہ ان میں سے کسی ایک سبب کے پائے جانے سے جرح ثابت ہو جاتی ہے۔ اور ایک سبب کا بیان ایک آسان امر ہے۔ دیگر یہ کہ اسباب جرح مختلف ہیں۔ ایک ہی سبب بعض ائمہ کے نزدیک جرح کی بنیاد بن سکتا ہے۔ جبکہ وہی سبب دیگر ائمہ کے نزدیک وجہ جرح نہیں بن سکتا۔ البتہ تعدیل میں وجہ تعدیل کی تفصیلات بیان کرنا ضروری نہیں کیونکہ وجوہ تعدیل تعداد میں کثیر ہیں اور راوی عادل میں ان سب کا پایا جانا ضروری ہے۔ ان سب کا ہر راوی کی تعدیل کے ساتھ بیان طوالت و اطناب کا موجب ہوگا (۵۳)۔

۲- اعتدال : جرح و تعدیل اعتدال اور میانہ روی پر مشتمل ہو کہ جس سے راوی کو اس کے جائز مقام و مرتبہ پر رکھا جائے نہ کسی کو اس کے اصل مقام سے بلند کیا جائے اور نہ کسی کو اس کے مرتبہ سے گرایا جائے (۵۴)۔

۳- بقدر ضرورت : کسی راوی پر جرح صرف اس قدر کی جائے جس قدر اس کی شرعی ضرورت و حاجت ہو۔ زائد از ضرورت یا بعد ضرورت کسی پر جرح جائز نہیں۔ اسی طرح صرف اس راوی پر جرح کی جائے جس پر جرح کی ضرورت ہو یعنی کوئی ایسا راوی جو روایات حدیث کو کثرت سے نقل کرنے والا ہو، اور اس میں احتیاط کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتا ہو یا اس کی روایات دیگر رواۃ سے متصادم ہوں (۵۵)۔

اجتماع جرح و تعدیل :

اگر کسی ایک راوی میں جرح و تعدیل دونوں جمع ہو جائیں تو

دونوں میں سے کس کو ترجیح حاصل ہوگی ؟ اس سلسلہ میں حسب ذیل صورتیں سامنے آتی ہیں ۔

(الف) اگر جرح و تعدیل دونوں مبہم ہوں تو تعدیل کو ترجیح حاصل ہوگی کیونکہ جرح کا مفسر ہونا شرط ہے ۔

(ب) اگر جرح مفسر اور تعدیل مبہم ہو تو جرح کو ترجیح حاصل ہوگی کیونکہ وجہ جرح کی تفصیل جارح کے معدل پر فائق فی العلم ہونے پر دلالت کرتا ہے ۔

(ج) اور اگر جرح و تعدیل دونوں مفسر ہوں ، جارح متعصب و متشدد نہیں ہے تو جرح کو ترجیح حاصل ہوگی ۔ بصورت دیگر تعدیل کو (۵۶) ۔

جرح و تعدیل کے ان احکام و آداب سے یہ بات واضح ہو گئی کہ کسی راوی پر جرح مبہم قابل قبول نہیں ہے ۔ بلکہ اس کو مجروح قرار دینے کے بعد اس کی وجوہ جرح کی وضاحت بھی ضروری ہے ۔ پھر یہ بات بھی عیاں ہو گئی کہ جرح مفسر بھی ہر جرح کرنے والے کی معتبر نہیں بلکہ جرح کرنے والا اپنے اندر کچھ اوصاف کو پیدا کرنے والا ، کچھ شرائط کو پورا کرنے والا ، علم حدیث میں خصوصی مہارت و دسترس رکھنے والا اور رجال حدیث کا ادراک رکھنے والا ہو ، مزید یہ کہ وہ الفاظ جرح و تعدیل سے اور ان کے استعمالات سے بھی بخوبی واقف ہو اور کسی راوی پر جرح یا تعدیل کا کوئی لفظ ثابت کرنے سے قبل جانتا ہو کہ یہ لفظ جن خصوصی معانی یا جن اوصاف کے حامل شخص کے لئے مستعمل ہے ، وہ صفات اس راوی کے اندر موجود ہیں یا نہیں ۔ ان تمام شرائط ، احکام و آداب کے بعد وہ رجال حدیث کے اسماء ، القاب ، قبائل اور کنیتوں سے پوری واقفیت رکھتا ہو اور ناموں کی مشابہت کنیات کے ایک جیسا ہونے کی بناء پر کبھی غلطی ، غفلت یا سہو میں مبتلا نہ ہوا ہو ۔

اس پر مستزاد یہ کہ اس کی جرح یا تعدیل کسی وطنی، قبائلی، خاندانی، مسلکی یا نظریاتی وابستگی یا عدم وابستگی کی بنا پر نہ ہو بلکہ اس قسم کے تمام تعصبات سے پاک ہو۔ چنانچہ ایسے جارحین یا معدلین کی جرح یا تعدیل معتبر نہ ہوگی جن کا طریق کار یہ رہا ہو کہ اپنے مسلک، نظریہ اور رائے کی حمایت میں روایت نقل کرنے والے تمام رواۃ عادل و صدوق اور مخالفت میں روایات نقل کرنے والے غیر ثقہ و کذاب قرار دیئے جاتے ہوں۔ خواہ ان کے مجروح کردہ رواۃ کو ائمہ رجال کی ایک بڑی جماعت نے ثقہ اور ان کی عدل ثابت کردہ رواۃ کی جماعت کو ائمہ جرح و تعدیل نے مجروح ثابت کیا ہو۔

جرح و تعدیل کے ان آداب کے بعد ائمہ رجال سے جرح و تعدیل نقل کرنے کیلئے بھی فکری، مسلکی، نظریاتی، قبائلی اور خاندانی عصبیت سے پاک ہونا ضروری ہے۔ یہ نہ ہو کہ اپنے نظریہ کی حمایت میں نقل کرنے والے تمام راویوں کی عدالت میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ اسے نقل کر دیا جائے اور ان پر جو جرح کی گئی ہو اسے نظر انداز کر دیا جائے، اسی طرح اپنے مسلک و نظریہ کی مخالفت میں روایات نقل کرنے والے رواۃ کی جرح میں ائمہ رجال سے جو کچھ منقول ہے، من و عن نقل کر دیا جائے اور تعدیل کے تمام اقوال یکسر نظر انداز کر دیئے جائیں، یہ علمی تقاضوں اور علمی دیانت کے خلاف ہے۔

جرح و تعدیل اور نقل جرح و تعدیل کے ان آداب، احکام اور ان کی شرائط کی اس بحث کے بعد اب ان الفاظ و اصطلاحات پر بحث کی جائے گی جو جرح و تعدیل میں ائمہ رجال استعمال کرتے ہیں۔ پہلے ان کے لغوی و اصطلاحی معانی بیان کئے جائیں گے اور پھر ان پر مرتب ہونے والے مراتب کو بیان کیا جائے گا۔

## الفاظ و مراتب جرح و تعدیل

### الفاظ تعدیل، لغوی معنی

لغوی معنی کے بیان کیلئے ابن منظور کی لسان العرب کو ماخذ بنایا گیا ہے (۵۷)

| لفظ         | مادہ  | معنی                                 | لفظ   | مادہ  | معنی                                           |
|-------------|-------|--------------------------------------|-------|-------|------------------------------------------------|
| ابصر        | ب ص ر | صاحب بصیرت                           | حجۃ   | ح ج ح | دلیل                                           |
| اثبت        | ث ب ت | زیادہ صحیح القلب                     | حسن   | ح س ن | غوبصورت                                        |
| ارحاء       | ر ح و | لا پرواہی                            | غلف   | خ ل ف | وعدہ خلاف                                      |
| اضبط        | ض ب ط | جو اپنے دونوں ہاتھوں سے ہر کام کر کے | غبار  | خ ی ر | صاحب غیر                                       |
| اعلم        | ع ل م | زیادہ علم والا                       | رسمی  | ر م ی | گمان - الزام                                   |
| امام الحدیث | ا م م | حدیث کا قائد و مطلع                  | شیخ   | ش ی خ | جس سے بڑھا یا                                  |
| امام السنۃ  | ا م م | سنت کا قائد و مطلع                   | صالح  | ص ل ح | ظاہر ہو گیا ہو                                 |
| أوثق        | و ث ق | زیادہ محکم                           | صحبہ  | ص ح ح | جو اپنے اعمال و معاملات میں فساد کا شکار نہ ہو |
| بالغ        | ب ل غ | منتہی                                | صدوق  | ص ذ ق | جو نقصان سے محفوظ ہو                           |
| تفرد        | ف ر د | انفرادیت اختیار کرنا                 | صوبلح | ص ل ح | زیادہ سچا                                      |
| ثبت         | ث ب ت | صحیح القلب                           | ضابطہ | ض ب ط | ( صادق کا مبالغہ )                             |
| نقدہ        | و ث ق | محکم                                 | عاقل  | ع ق ل | صالح کی تصویر                                  |
| جیدہ        | ج و د | عمدہ                                 | عدل   | ع د ل | جو کام کر کے                                   |
| حافظ        | ح ف ظ | محفوظ رکھنے والا                     |       |       | صاحب ارب (دانش)                                |
|             |       |                                      |       |       | جس کا قول و حکم                                |
|             |       |                                      |       |       | خوشی سے ماننا                                  |
|             |       |                                      |       |       | چاہئے                                          |

| لفظ      | مادہ    | معنی                        | لفظ | مادہ | معنی |
|----------|---------|-----------------------------|-----|------|------|
| عمدہ     | ع م د   | پسندیدہ                     |     |      |      |
| القدر    | ق د ر   | بھی - بے نیازی              |     |      |      |
| قوی      | ق و ی   | طاقت والا                   |     |      |      |
| لین      | ل ی ن   | نرمی ( سختی کی ضد )         |     |      |      |
| لاپاس بہ | ب ا س   | بے خوف                      |     |      |      |
| مامون    | ا م ن   | محفوظ                       |     |      |      |
| مبسوط    | ب س ط   | صاحب فضیلت                  |     |      |      |
| متقن     | ق ی ن   | صاحب فہم و فراست            |     |      |      |
| متصاک    | م س ک   | رک جائے والا                |     |      |      |
| متیقظ    | ی ق ظ   | بیدار نگہ -<br>مستحضر العلم |     |      |      |
| متین     | م ت ن   | قوی - مضبوط                 |     |      |      |
| مرفی     | ر ف ی   | جس سے خوش ہوا<br>جائے       |     |      |      |
| مقارب    | ق ر ب   | قرب رکھنے والا              |     |      |      |
| مقبول    | ق ب و ل | قابل قبول                   |     |      |      |
| المنصب   | ن م ب   | رسی کا مضبوط حصہ            |     |      |      |
| ورع      | و ر ع   | تقوی - خوف                  |     |      |      |
| وسط      | و س ط   | درمیان                      |     |      |      |
| بختیغ    | ب خ ی ع | تشیع کا دھوی کرنا           |     |      |      |
| یکتب     | ک ت ب   | لکھنا                       |     |      |      |

## اصطلاحی معنی :

بعض کثیر الاستعمال الفاظ، تعدیل کے اصطلاحی معنی اور قبول روایت کی شرط کے طور پر ان کی مراد پر بحث کی جائے گی۔  
 عدالت : کسی راوی کی عدالت سے مراد یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو، بدعت کا مرتکب یا اس کی دعوت دینے والا نہ ہو اور کسی معاصی کبیرہ یا کسی ایسے کام میں ملوث نہ ہو جو اس کی عدالت کو مجروح کرنے والا ہو (۵۸)۔

ضابط : کسی راوی کے ضبط سے مراد یہ ہے کہ راوی روایت کو کمال یقین و اعتماد کے ساتھ بیان کرے۔ یہ اعتماد خواہ اسے اپنے حافظہ پر ہو یا کسی نوشتہ کی بنا پر (۵۹)۔ ضبط اسی کا اسم تفضیل ہے جو اس صفت میں مبالغہ پر دلالت کرتا ہے۔  
 ثبت : ثبت سے مراد وہ راوی جو عادل اور ضابط ہو (۶۰)۔ اثبت اسی کا مبالغہ ہے۔

متقن : جس کے اندر حفظ و یقین کی صلاحیت موجود ہو (۶۱)۔

## مراتب تعدیل (اعلیٰ سے ادنیٰ)

| مرتبہ اول          | مرتبہ ثانی         | مرتبہ ثالث                    | مرتبہ رابع           | مرتبہ خامس |
|--------------------|--------------------|-------------------------------|----------------------|------------|
| ثقة                | لا باس به          | صدوق ،<br>ماہون<br>خیر ( 62 ) | صالح الحدیث          |            |
| عادل حافظ          | صدوق               | شیخ                           |                      |            |
| ثبت                | محلہ صدق           |                               |                      |            |
| ثقة الصدوق فی نقلہ | ورع ( ن )          | مفعل                          |                      |            |
| ورع ( ۱۱ ح )       | کیمی وہم کا        | جس پر                         | یکتب                 |            |
| حافظ حدیث          | نکار ہو جاتا ہو    | وہم ، غلطی یا سہو             |                      |            |
| متقن               |                    | غالب ہو ( 63 )                |                      |            |
| ثقة                |                    |                               |                      |            |
| حجۃ                |                    |                               |                      |            |
| ثقة - متقن         | صدوق               | شیخ                           | صالح الحدیث          |            |
|                    | محلہ الصدق         | یہ درجہ دوسرے                 | یکتب ( جو لکھتا ہو ) |            |
|                    | لا باس به          | سے کمتر ہے -                  | لین الحدیث           |            |
|                    | یکتب               | اسکی روایت بھی                | لیس پیروی            |            |
|                    | اس درجہ کے راوی    | لکھی جائیگی اور               | ضعیف الحدیث          |            |
|                    | کی روایت پر قبولیت | اس پر غور ہو گا -             | مشوک الحدیث          |            |
|                    | سے پہلے غور کیا    |                               | ذاہب الحدیث          |            |
|                    | جائے گا -          |                               | ( 64 )               |            |

|                    |                |            |          |                    |
|--------------------|----------------|------------|----------|--------------------|
| محلہ الصدق         | محلہ الصدق     | ثقة صدوق   | ثبت حجة  | ذہبی ، محض بن احمد |
| جید الحدیث         | جید الحدیث     | لا بأس به  | ثبت حافظ | بن عثمان           |
| صالح الحدیث        | صالح الحدیث    | لیس به بأس | ثقة متقن |                    |
| شیخ وسط            | شیخ وسط        |            | ثقة ثقة  |                    |
| شیخ حسن الحدیث     | شیخ حسن الحدیث |            |          |                    |
| صدق انشاء الله     | صدق انشاء الله |            |          |                    |
| صویلح ( 65 )       | صویلح ( 65 )   |            |          |                    |
| محلہ الصدق         | مامون          | لیس باس    | ثقة ثبت  | عراقی              |
| صدق اس سے منقول ہے | خیار           | صدق        | ثقة ثقة  |                    |
| شیخ وسط            |                |            | متقن     |                    |
| وسط                |                |            | حجة      |                    |
| شیخ                |                |            | حافظ     |                    |
| صالح الحدیث        |                |            | ضابط     |                    |
| مقارب الحدیث       |                |            |          |                    |
| جید الحدیث         |                |            |          |                    |
| حسن الحدیث         |                |            |          |                    |
| صویلح              |                |            |          |                    |
| الله               |                |            |          |                    |
| صدق انشاء          |                |            |          |                    |
| ( 66 )             |                |            |          |                    |

© rasailojaraid.com

## مراتب جدید

| اعلیٰ                                                           | اوسط                                                                              | ادنیٰ                                                                                    |
|-----------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------|
| رواۃ کا وہ طبقہ جن سے امام بخاری و مسلم نے احادیث تخریج کی ہوں۔ | رواۃ کا وہ طبقہ جن کو ترمذی نے حسن قرار دیا ہو اور ابوداؤد نے سکوت اختیار کیا ہو۔ | دوسرے رواۃ کی تائید سے تقویت حاصل کرتے ہوں ایسے رواۃ کی روایات حسن لفقیرہ ہوتی ہیں۔ (69) |

تعدیل کے ان مراتب کو بیان کرنے کے بعد اب الفاظ جرح پر بحث کی جائیگی۔ اس میں بھی ترتیب بالا کا لحاظ رکھا جائے گا کہ الفاظ جرح کے لغوی معنی ابن منظور کی لسان العرب (۷۰) کو اساس بنا کر بیان کیئے جائیں گے، ان کے اصطلاحی مفہوم پر بحث ہوگی اور بعد ازاں مراتب جرح کو جدول کی شکل میں واضح کیا جائے گا

## الفاظ جرح لغوی مفہوم

| لفظ           | سادہ  | معنی                                    | لفظ         | مادہ  | معنی                           |
|---------------|-------|-----------------------------------------|-------------|-------|--------------------------------|
| ادنیٰ         | د ن ی | نیچا - کمٹیا                            | ام          | ر م ی | کمان                           |
| اکذب          | ک ز ب | زیادہ جھوٹا                             | اوہام       | و ہ م | وہم کی جمع<br>خطرات قلب        |
| اہل<br>الہوی  | ہ و ی | نفس کی خواہش<br>کی پیروی کرنیوالا       | جہالہ       | ج ہ ل | غیر معروف ہونا                 |
| تجھم          | ج ہ م | کریہ الوجہ . ( فرقہ<br>جھمیہ سے منسوب ) | ذامب        | ذ ہ ب | چلتے والا                      |
| دجال          | د ج ل | جھوٹا                                   | ساقط        | س ق ط | گرا ہوا - حقیر                 |
| رکین<br>الکذب | ر ک ن | کذب کا ستون<br>( شدت کذب )              | سینئ الحفظ  | س و ع | ناقص الحفظ                     |
| سفیہ          | س ف ہ | کم عقل                                  | ضعیف        | ض ع ف | کمزور - قوی کی ضد              |
| صاحب<br>الہوی | ہ و ی | نفس کی خواہش<br>کی پیروی کرنیوالا       | لا یعتبر بہ | ع ب ر | ناقابل اعتبار                  |
| کذاب          | ک ز ب | جھوٹا - سچے کی<br>ضد                    | مبتدع       | ب د ع | کوئی نئی چیز<br>ایجاد کرنیوالا |
| لین           | ل ی ن | نرم خشونت<br>( سختی کی ضد )             |             |       |                                |

|            |       |                                        |              |       |                                                             |
|------------|-------|----------------------------------------|--------------|-------|-------------------------------------------------------------|
| متروک      | ت ر ک | چھوڑا ہوا                              | متهم         | ت م   | جس کے اوپر کوئی الزام لگایا گیا ہو۔                         |
| مجبہول     | ج ہ ل | غیر معروف                              | مخروم المروہ | خ ر م | اعلیٰ اخلاقی اقدار کو پامال کرنا والا۔                      |
| مدلس       | د ل س | عیب کو چھپانا                          | مسردود       | ر د د | مسترد کیا ہوا                                               |
| مستور      | س ت ر | مخفی                                   | مضطرب        | ض ر ب | متحرک۔ بے چین                                               |
| مطرح       | ط ر ح | بعید۔ دور                              | مطروح        | ط ر ح | نفع سے دور غیر منفعت بخش                                    |
| مطمون      | ط ع ن | تیر کا زخمی ملعون (جس پر لعنت کی جائے) | معدن الکذب   | ع د ن | جھوٹ کا خزانہ جس میں جھوٹ ثابت ہو گیا ہو                    |
| مظفل       | غ ف ل | جس میں ادراک و فہم نہ ہو               | مقال         | ق و ل | کچھ کہنا                                                    |
| منبع الکذب | ن ب ع | جھوٹ کا سرچشمہ                         | منتہی الکذب  | ن ہ ی | جھوٹ کی انتہا جس شخص سے زیادہ جھوٹ کوئی شخص ہونا ممکن نہ ہو |

|      |       |                                             |      |         |                                   |
|------|-------|---------------------------------------------|------|---------|-----------------------------------|
| منکر | ن ک ر | برا (معروف کی ضد)                           | مسود | م و د د | تنازعہ<br>کثیر الخواص             |
| نظر  | ن ظ ر | تامل                                        | وامی | و ہ ی   | نقصان زدہ /<br>بھٹا ہوا ، کمزور   |
| وضاع | و ض ع | گھڑیے والا -<br>جھوٹی روایتیں<br>بنانے والا | ہالک | ہ ل ک   | ختم کرنے والا ،<br>ہلاک کرنے والا |
| یسرق | س ر ق | چوری کا عادی                                | یضع  | و ض ع   | گھڑیے کا عادی                     |
| یکذب | ک ذ ب | جھوٹ بولنے کا<br>عادی                       |      |         |                                   |

## اصطلاحی معنی :

اوہام - متہم : کسی شخص کے اوہام میں مبتلا ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ روایات کے سلسلہ غالباً اور اکثر و بیشتر غلطی کا ارتکاب کرتا ہو۔ متہم بالکذب ایسے شخص کو کہا جائے گا جس پر جھوٹ کا الزام لگایا گیا لیکن ابھی ثابت نہ ہو۔ لیکن جس پر جھوٹ ثابت ہو جائے وہ کاذب اور اس کی روایت مردود ہے۔ عبدالرحمن بن مہدی، ابن مبارک، نسائی کے نزدیک ان کی روایات ترک کی جائیں گی (۱)

سنی الحفظ : وہ راوی جس کا حافظہ ناقابل اعتبار ہو۔

سفیان الراس ، ابن عمار اور یحییٰ بن سعید کے نزدیک ایسے راوی کی روایت کسی راوی کی تائید یا اس کے پاس کسی مکتوب شکل میں موجود ہونے کی صورت میں قابل قبول ہے۔ (۲)

ضعفاء : وہ راوی جس میں نقل عدل یا تام الضبط یا اتقان میں سے کوئی ایک صفت نہ پائی جائے۔ (۳)

ایسے رواۃ کی روایات احکام و مسائل حلال و حرام میں قابل قبول نہ ہوں گی البتہ فضائل و مناقب کے باب میں قابل اعتبار ہیں (۴)

مبتدع - اہل الہوی : اہل الہوی ایسا شخص جو دین میں اپنی طرف سے افعال و اعمال داخل کرتا ہو۔ امام شافعی کے نزدیک اور ایک روایت کے مطابق سفیان ثوری اور ابویوسف کے نزدیک ایسے مبتدعین یا اہل الہوی کی روایت قابل قبول ہے جو جھوٹ کو حلال نہ سمجھتے ہوں اور وہ مردود الشہادۃ نہ ہوں۔ (۵)

مدلس : سند کے عیب کو چھپانے والا اور اس کو اچھا ظاہر کرنے والا (۶) -

مغفل : ایسا راوی جو روایت حدیث میں غفلت اور لاپرواہی کا ارتکاب کرتا ہو۔ عبد اللہ بن عباس اور یحییٰ بن معین کے نزدیک اس کی روایت ناقابل قبول ہے جبکہ عبد اللہ بن زبیر الحمیدی کے نزدیک اس جھوٹے کی روایت ناقابل قبول ہے جو دوران تدریس اپنی غفلت کی بنا پر جھوٹ اور سچ میں امتیاز نہ کر سکے (۷) -

منکر : ایسا راوی جو فحش غلطی یا کثرت غفلت کا ارتکاب کرتا ہو یا اس کی طرف سے فسق ظاہر ہوا ہو (۸) -  
تمام ائمہ اسماء الرجال اس بات پر متفق ہیں کہ ایسے راوی کی روایت قابل قبول نہیں -

## مراتب جرح - ادنیٰ سے اعلیٰ

| مرتبہ اول                          | مرتبہ ثانی                                                                                                                                                                       | مرتبہ ثالث                                                                      | مرتبہ رابع                               | مرتبہ خامس                               |
|------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------|------------------------------------------|
| ابن ابی حاتم<br>نوی<br>خطیب بغدادی | لین الحدیث<br>لیس بقوی                                                                                                                                                           | ضعیف الحدیث<br>مضطرب                                                            | متروک الحدیث<br>ذائب الحدیث<br>کذاب (79) |                                          |
| ابن الصلاح                         | لین الحدیث<br>کتب حدیثہ<br>(اسکی حدیث<br>لنہی جائیں)<br>پنطرفیہ (اگر<br>میں شامل ہے)<br>لیس بذاک<br>لیس بذاک القوی<br>فی حدیثہ ادنیٰ<br>ضعف<br>(اسکی روایت<br>میں کچھ ضعف<br>ہے) | لیس بقوی<br>یکتب حدیثہ<br>للاعتبار<br>لا یتحج بہ<br>(قابل حجت<br>نہیں)<br>مجهول | ضعیف الحدیث<br>مضطرب الحدیث<br>کذاب (60) | متروک الحدیث<br>واہی الحدیث<br>کذاب (60) |

|              |                                                                                                                                                                                                  |                                                                                                                                                           |                                                                                                                                                                    |                      |
|--------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------|
| ابوزرعہ رازی | ضعیف - غبیہ ضعف<br>لیس یقوی<br>لیس یداک القوی<br>لیس یداک الثبت<br>لین الحدیث<br>فیہ لیس<br>روی الحفظ<br>(کامل الحفظ نہ ہو)<br>یعرف و ینکسر<br>(کسی کے نزدیک معروف اور کسی کے نزدیک منکر)        | ضعیف الحدیث<br>لیس یقوی<br>روایات نقل کرنے والا -<br>اختلاف قبل موت<br>(وہ منکر الحدیث جو موت کے وقت<br>مخبط الحواس بہت ضعیف)<br>ہو گیا ہو<br>واہی الحدیث | لیس بتقصہ<br>لا یحدث غفہ شی<br>(اس سے کوئی روایت نہ لی جائے)<br>ایسا منکر الحدیث ہو حدیث نہ<br>لکھتا ہو<br>ناہب الحدیث<br>متم بالکذب<br>واہی الحدیث<br>منکر الحدیث | وضاع<br>متدع<br>(51) |
| عسراتی       | فیہ مقال<br>ضعف (اس کو<br>ضعیف قرار دیا گیا ہے)<br>فیہ ضعف<br>کسی کے نزدیک معروف کسی کے<br>نزدیک منکر<br>لیس یداک القوی<br>لیس یداک حجة<br>لیس یداک عذرة<br>فیہ خلف<br>مطمعون<br>شی الحفظ<br>لین | مردود الحدیث<br>ضعیف جدا<br>واہ<br>ضعف (اس کو بطروح<br>انہ نے ضعیف<br>قرار دیا ہے)<br>لا یحتج بہ<br>لا یساوی شیئا                                         | کذاب<br>ضع<br>یکذب<br>وضاع<br>دجال<br>(52)<br>لا یخبر غفہ<br>سکتوا غفہ<br>(جبر کے بیان سے انہ جبر<br>خاموش رہے)<br>متم بالکذب<br>ساقط<br>بالک                      |                      |

|            |                    |             |             |                     |                  |
|------------|--------------------|-------------|-------------|---------------------|------------------|
| دجال       | متم بالکذب         | مترک        | د ا ہ       | بضمف                | تھیں ، محد       |
| کذاب       | متفق علی ترکہ      | لیس بشفہ    | لیس بشی     | فہ ضعف              | بن احمد بن عثمان |
| وضع        | (جرکے ترک پر       | وسکتا غصہ   | ضعیف جدا    | وقد ضعف             |                  |
| یضع الحدیث | ائمہ کا اتفاق ہو ) | ذائب الحدیث | صفوہ        | نیر بالقوی          |                  |
| ( 83 )     |                    | فہ نظر      | ضعیف و واہ  | لیس بحجہ            |                  |
|            |                    | مالک        | منکر الحدیث | لیس بذاک            |                  |
|            |                    | سانط        |             | يعرف و ینکر         |                  |
|            |                    |             |             | فہ مقال             |                  |
|            |                    |             |             | تکلم فہ             |                  |
|            |                    |             |             | لیس                 |                  |
|            |                    |             |             | شی الحفظ            |                  |
|            |                    |             |             | لا یتج بہ           |                  |
|            |                    |             |             | اختلف فہ            |                  |
|            |                    |             |             | صدوق لکھ متدع       |                  |
|            |                    |             |             | ( صدوق ہو لیکن متدع |                  |
|            |                    |             |             | ہو )                |                  |
|            |                    | اکذب الناس  | دجال        | لیس                 | ابن حجر عسقلانی  |
|            | منتہی الرجال       |             | وضع         | شی الحفظ            |                  |
|            | منتہی الکذب        |             | کذاب        | فہ ادنی مقال        |                  |
|            | منتہی الوضع        |             |             | ( جرکے بارے میں     |                  |
|            | رکن الکذب          |             |             | بہت معمولی کہا گیا  |                  |
|            | ( 84 )             |             |             | ہو )                |                  |

جرح و تعدیل پر اس بحث سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہوا کہ حدیث کے قبول کرنے میں ائمہ حدیث و رجال نے جرح و تعدیل کے کس قدر سخت اور کڑے معیارات رکھے ہیں۔ ان معیارات پر پرکھے بغیر کسی راوی کی حدیث قابل قبول نہیں ہوتی اور پھر راوی کے فرق مراتب کے لحاظ سے روایت کے مراتب بھی متعین کئے گئے ہیں۔ تمام روایات کی تنقیح کر دی گئی ہے۔ حق و باطل، قوی و ضعیف، صحیح و موضوع کے درمیان خط امتیاز کھینچا جا چکا ہے۔ رواۃ پر جرح و تعدیل اور ان کے حالات زندگی پر مشتمل یہ علم جس کو اسماء رجال کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، دین اسلام کی ایک ایسی امتیازی خصوصیت ہے کہ جو دنیا کے کسی مذہب، دین، ملت یا امت کو حاصل نہیں ہوئی۔ جرح و تعدیل پر ان خدمات، اسماء الرجال پر وقیع کتب کی علمی دنیا میں موجودگی کے بعد، حدیث پر ایمان کو روایت پرستی سے تعبیر کرنا، خود ساختہ مذاہب کیلئے حدیث وضع کرنے کا الزام ایک ایسا اتہام ہے جو الزام لگانے والے کے غضب بصر یا تنگ نظری پر دلالت کرتا ہے۔ پرویز لکھتے ہیں :

„مذہب نے اپنا جال بچھانے کیلئے یہ تمام حربے استعمال کئے لیکن اس کے باوجود اسے اپنی کامیابی کا کبھی اطمینان نہیں تھا اس لئے کہ لوگ مذہب سے ان تمام باتوں کی سند مانگتے تھے، اور قرآن سے ان کی سند ملتی نہیں تھی اس کے لئے مذہب کو ایک بڑی مقدس پناہ ڈھونڈنی پڑی، اور یہ تھی روایات پرستی کی پناہ۔ روایات سازی ویسی ہی آسان تھی جیسی پہلے مذاہب میں کتاب اللہ کی تحریف بلکہ جیسا آگے چل کر بتایا جائے گا، اس سے بھی زیادہ آسان، جس کسی کے جی میں آیا عربی کا ایک فقرہ گھڑا اس کے پہلے حدثنا زید عن عمرو عن بکر قال قال رسول اللہ“ کے الفاظ بڑھا دینے۔

لیجینی یہ عربی کا فقرہ مذہب کی سند (حدیث رسول) بن گیا (۸۵)۔  
 پرویز کے مذکورہ الفاظ جن خیالات و نظریات کی عکاسی کر  
 رہے ہیں، ان سے یہ بات بخوبی سمجھ میں آتی ہے کہ ان کے نزدیک  
 علم جرح و تعدیل کا کوئی وجود نہیں جو بھی شخص عربی زبان کا  
 ایک جملہ بنانے پر قادر ہے جملہ بنا کر چند نام اس سے پہلے لگا کر  
 اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کر سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس نظریہ کو کوئی مسلمان تو کجا ادنیٰ شعور و  
 احساس رکھنے والا انسان بھی گوارہ نہیں کر سکتا۔ اگر یہ بات  
 صحیح ہے تو محدثین نے حصول حدیث کیلئے سفر کی صعوبتیں کیوں  
 برداشت کیں۔ حجاز، عراق اور کوفہ و بصرہ کے لئے یہ محدثین ہمہ  
 وقت کیوں پابہ رکاب رہتے تھے۔ کیا یہ حضرات عربی کے چند جملے  
 بنانے پر قادر نہ تھے؟

امام بخاری، امام مالک، امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، امام  
 طحاوی اور دیگر ائمہ حدیث نے جمع و تدوین حدیث کے لئے جو جو  
 مساعی و محنتیں کی ہیں وہ تاریخ گمے انٹ نقوش کا حصہ ہیں۔  
 کیا یہ تمام سعی و محنت صرف اس لئے تھی کہ عربی کے چند جملے  
 لکھنے آجائیں اور کچھ نام معلوم ہو جائیں جن کو سند کے طور پر  
 استعمال کیا جا سکے؟ اگر حدیث کا صرف یہی معیار ہے تو  
 بغداد کی جامع مسجد میں ۱۰ محدثین نے امام بخاری کا امتحان  
 کیوں لیا تھا؟ عمر بن عبدالعزیز نے جمع و تدوین حدیث کا حکم کیوں  
 دیا تھا۔ اس پر امام اوزاعی، ابن مبارک نے اس قدر محنتیں کیوں کی  
 تھیں؟

جرم و تعدیل کا جو معیار حدیث کے سلسلہ میں قائم کیا گیا علم  
 و تحقیق کی دنیا میں اس سے زیادہ ممکن ہی نہیں۔ اور بے شک یہ

مسلمان علماء و محققین کا وہ کارنامہ ہے جس پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے۔

## حواشی

- ۱۔ ۳۹، الحجرات، ۶۔
- ۲۔ ۳، آل عمران، ۱۰۳۔
- ۳۔ ابن منظور، لسان العرب، قاہرہ، دار المعارف، ج ۱، ص ۵۸۶ ذکر جرح حوالہ بالا
- ۴۔ حوالا بالا
- ۵۔ ایضاً، ج ۳، ص ۲۸۳۸، ۲۸۳۹
- ۶۔ الطحان، محمود الدکتور، تیسیر مصطلح الحديث، بیروت، دار القرآن، ص ۱۳۹
- ۷۔ قنوجی، صدیق بن حسن نواب، ایجد العلوم، لاہور، المکتبۃ القدوسیہ، ۱۹۸۳، ج ۲، ص ۲۱۱۔
- ۸۔ ۳۳، الاحزاب، ۲۱۔
- ۹۔ ۳، النساء، ۸۰۔
- ۱۰۔ ۵۳، النجم، ۳۔
- ۱۱۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کراچی، اصح المطابع، ج ۱، ص ۳ باب  
بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
- ۱۲۔ ایضاً ج ۱، ص ۲۵، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- ۱۳۔ ۹، التوبہ، ۱۰۰۔
- ۱۴۔ ۵۶، الواقعہ، ۱۰ تا ۱۲۔
- ۱۵۔ ۳۸، الفتح، ۱۸۔
- ۱۶۔ صحابہ پر قبول روایت کے لئے جرح و تعدیل اور تحقیق و تدقیق کے قائلین بعض روایات سے استدلال کرتے ہیں جن میں بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ روایات قبول کرنے میں بھی جرح و تعدیل اور بینہ و شہادت طلب کی جاتی تھی، اس کی تفصیل کیلئے دیکھئے۔ ابن قتیبہ، ابو محمد عبد اللہ بن مسلم، تاویل مختلف الحديث، قاہرہ، مکتبۃ الکلیات الازہریہ، ابن قتیبہ نے ان تمام واقعات کو نقل کیا ہے اور ان کی صحیح حقیقت کو واضح کیا ہے۔
- ۱۷۔ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر، تاریخ الامم والملوک، دمشق، دار الفکر، ج ۲، جزو لم، ص ۲۳۲
- ۱۸۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسمعیل بن عمر، البدایہ والنہایہ، لاہور، مکتبۃ قدوسیہ، ج ۹، ص ۸۷
- ۱۹۔ ابن خلدون، عبدالرحمن بن محمد، مقدمہ ابن خلدون، بیروت، موسسہ الاعلیٰ للطبوعات، ص ۵۴۳
- ۲۰۔ تفصیلی تعارف کیلئے دیکھئے۔ ابن حجر، احمد بن علی العسقلانی، تہذیب التہذیب، حیدر

- آباد، دائرہ معارف، ۱۳۲۷، ج ۱۱، ص ۲۱۶
- ۲۱۔ ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، سانگلہ ہل، مکتبہ اثریہ، ج ۳، ص ۲۹۵ تا ۲۹۸
- ۲۲۔ ابن حجر، کتاب مذکور، ج ۱۰، ص ۲۳۳
- ۲۳۔ قنوجی، صدیق بن حسن خان نواب، ایجد العلوم، لاہور، مکتبہ قدوسیہ، ۱۹۸۳ء، ج ۲، ص ۲۱۲
- ۲۴۔ ابن حجر، کتاب مذکور، ج ۳، ص ۳۳۸
- ۲۵۔ ایضاً ج ۳، ص ۳۵۱
- ۲۶۔ ایضاً ج ۱۰، ص ۵
- ۲۷۔ ایضاً ج ۵، ص ۲۸۲
- ۲۸۔ ذہبی، کتاب مذکور، ج ۳، ص ۳۰۶ تا ۳۰۸
- ۲۹۔ ابن حجر، کتاب مذکور، ج ۳، ص ۱۲۰
- ۳۰۔ السيوطي، جلال الدين عبدالرحمن بن ابي بكر، تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، بيروت، دار الكتب العلمية، ۱۹۷۹، ج ۱، ص ۳
- ۳۱۔ ابن حجر، تهذيب التهذيب، ج ۹، ص ۱۸۲
- ۳۲۔ ایضاً، ج ۱۱، ص ۲۸۳
- ۳۳۔ ایضاً، ج ۱۱، ص ۲۸۰ تا ۲۸۸
- ۳۴۔ ابن ندیم، محمد بن اسحق، الفهرست، بيروت، دار المعرفة، ص ۳۲۲
- ۳۵۔ ذہبی، میزان، ج ۳، ص ۱۳۰
- ۳۶۔ ایضاً، ج ۳، ص ۱۳۱
- ۳۷۔ بخاری، محمد بن اسمعیل، التاريخ الكبير، بيروت، دار الكتب العلمية (۳۲۱۳)، ج ۶، ق ۲ جزو ۳، ص ۲۸۳
- ۳۸۔ ابن ندیم، الفهرست، ص ۳۲۲
- ۳۹۔ عبد العزيز محدث دهلوی، شاه، بستان المحدثين، اردو ترجمہ عبد السمیع، مولانا، کراچی، میر محمد، ص ۷۷ تا ۷۸
- ۴۰۔ ابن ندیم، الفهرست، ص ۳۲۱، ۳۲۲
- ۴۱۔ عبدالعزیز محدث، کتاب مذکور، ص ۷۷ تا ۷۸
- ۴۲۔ ابن عدى، ابو احمد عبدالله، جرجاني، الكامل في ضعفاء الرجال، بيروت، دار الفكر، ج ۱، ص ۶۱ تا ۷۰
- چوتھی صدی ہی میں امام علی بن عمر دار قطنی نے "کتاب الضعفاء والمتروکین" کے نام سے ضعیف و متروک راویوں کی ایک فہرست مرتب کی۔ امام نے کیونکہ اس میں رواۃ پر جرح نہیں کی اس لئے اس پر بحث نہیں کی گئی۔
- ۴۳۔ ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، میزان الاعتدال، سانگلہ ہل، مکتبہ اثریہ، ج ۱، مقدمہ۔
- ۴۴۔ سیوطی، تدريب، ج ۱، ص ۳۲
- ۴۵۔ عبدالجنى لکهنوى، الرفع والتكميل في الجرح والتعديل، لکهنو، مطبع نوائے محمد، ۱۳۰۱ھ، ایفاظ، ۱۸، ص ۱۸

- ٣٦- عتر، نور الدين، منهج النقد في علوم الحديث، دمشق، دار الفكر، ١٩٨١، ص ٩٣  
عبدالحنى، كتاب مذكور، ص ١٦ تا ١٨
- ٣٧- ابن حجر، احمد بن على السفلى، شرح نخبة الفكر، كونه، مكتبة اسلاميه، ص ٢٣٢  
ابن حجر، شرح نخبة، ص
- ٣٨- عتر، كتاب مذكور، ص ٩٣
- ٣٩- ايضاً، ص ١٠٠
- ٤٠- عثمانى، ظفر احمد مولانا، مقدمه اعلاء السنن - قواعد في علوم الحديث، كراچي، اداره القرآن والعلوم الاسلاميه، ج ١، ص ١١٠  
عبدالحنى، كتاب مذكور، ص ٦
- ٤١- ايضاً، ج ١، ص ١٠٩، عبدالحنى كتاب مذكور، ص ١٨
- ٤٢- مولانا عثمانى، كتاب مذكور، ج ١، ص ١٠٣
- ٤٣- عتر، منهج النقد، ص ٩٥
- ٤٤- حواله بالا
- ٤٥- عتر، منهج النقد، ص ١٠٠
- ٤٦- مولانا عثمانى، مقدمه، ص ١٠٠، ١٠٨  
ابن منظور، لسان العرب.
- ٤٧- ١.٣٦٣، ٢.١٦٠٣، ٣.٢٥٣٩، ٤.٢٠٨٣، ٥.١٢٣، ٦.٣٦٣، ٧.٣٣٥، ٨.٣٣٥، ٩.٣٣٥، ١٠.٣٣٥، ١١.٣٣٥، ١٢.٣٣٥، ١٣.٣٣٥، ١٤.٣٣٥، ١٥.٣٣٥، ١٦.٣٣٥، ١٧.٣٣٥، ١٨.٣٣٥، ١٩.٣٣٥، ٢٠.٣٣٥، ٢١.٣٣٥، ٢٢.٣٣٥، ٢٣.٣٣٥، ٢٤.٣٣٥، ٢٥.٣٣٥، ٢٦.٣٣٥، ٢٧.٣٣٥، ٢٨.٣٣٥، ٢٩.٣٣٥، ٣٠.٣٣٥، ٣١.٣٣٥، ٣٢.٣٣٥، ٣٣.٣٣٥، ٣٤.٣٣٥، ٣٥.٣٣٥، ٣٦.٣٣٥، ٣٧.٣٣٥، ٣٨.٣٣٥، ٣٩.٣٣٥، ٤٠.٣٣٥، ٤١.٣٣٥، ٤٢.٣٣٥، ٤٣.٣٣٥، ٤٤.٣٣٥، ٤٥.٣٣٥، ٤٦.٣٣٥، ٤٧.٣٣٥، ٤٨.٣٣٥، ٤٩.٣٣٥، ٥٠.٣٣٥، ٥١.٣٣٥، ٥٢.٣٣٥، ٥٣.٣٣٥، ٥٤.٣٣٥، ٥٥.٣٣٥، ٥٦.٣٣٥، ٥٧.٣٣٥، ٥٨.٣٣٥، ٥٩.٣٣٥، ٦٠.٣٣٥، ٦١.٣٣٥، ٦٢.٣٣٥، ٦٣.٣٣٥، ٦٤.٣٣٥، ٦٥.٣٣٥، ٦٦.٣٣٥، ٦٧.٣٣٥، ٦٨.٣٣٥، ٦٩.٣٣٥، ٧٠.٣٣٥، ٧١.٣٣٥، ٧٢.٣٣٥، ٧٣.٣٣٥، ٧٤.٣٣٥، ٧٥.٣٣٥، ٧٦.٣٣٥، ٧٧.٣٣٥، ٧٨.٣٣٥، ٧٩.٣٣٥، ٨٠.٣٣٥، ٨١.٣٣٥، ٨٢.٣٣٥، ٨٣.٣٣٥، ٨٤.٣٣٥، ٨٥.٣٣٥، ٨٦.٣٣٥، ٨٧.٣٣٥، ٨٨.٣٣٥، ٨٩.٣٣٥، ٩٠.٣٣٥، ٩١.٣٣٥، ٩٢.٣٣٥، ٩٣.٣٣٥، ٩٤.٣٣٥، ٩٥.٣٣٥، ٩٦.٣٣٥، ٩٧.٣٣٥، ٩٨.٣٣٥، ٩٩.٣٣٥، ١٠٠.٣٣٥
- ٥٨- حاكم، ابو عبدالله محمد بن عبدالله نيشابورى، معرفة علوم الحديث، قاهره، دار الكتب المصريه، ١٩٣٢، ص ٥٣
- ٥٩- الطحان، تيسير مصطلح، ص ٣٣
- ٦٠- سيوطى، تدريب، ج ١، ص ٣٣٢
- ٦١- ملا على قارى، شرح نخبة الفكر، كونه مكتبة اسلاميه، ١٣٩٢هـ، ص ١٢١
- ٦٢- سيوطى، تدريب، ج ١، ص ٣٣٣
- ٦٣- ابن ابي حاتم رازى، محمد عبدالرحمن، الجرح والتعديل، بيروت، دار احياء التراث العربى، ١٩٥٢هـ، ج ١، ص ١٠، سيوطى، تدريب، ج ١، ص ٣٣٢
- ٦٤- خطيب بغدادى، ابوبكر احمد بن على، كتاب الكفايه فى علم الروايه، حيدر آباد (دكن)، دائره معارف، ١٣٥٤هـ، ص ٢٣
- ٦٥- ذهبى، ميزان، ج ١، ص ٣
- ٦٦- عراقى، عبدالرحيم حسين اثرى، الفيه، دهلى، مطبع الفاروق، ص ٥٣، ٥٤
- ٦٧- ابن حجر، شرح نخبة الفكر، ص ٢٣٣، ٢٣٥
- ٦٨- سيوطى، تدريب، ج ١، ص ٣٣٢ تا ٣٣٥ (حاشيه)
- ٦٩- ابن الطلاع، ابو عبدالله محمد بن خراج مالكى، اقضية رسول الله صلى الله عليه وسلم، بيروت، دار الكتب اللبناني، ١٩٨٢، ص ٤١، تحقيق و تدوين اعظمى، محمد ضياء الرحمن.

- © rasailojaraid.com